حضرت فاضل اجل جلیل علامہ ابوالاسد

مفتی آگرہ محمد عبدالحفیظ حقانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

○ حالاتِ زندگی
○ ردِ قادیانیت

حالات زندگی:

حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحفیظ ابن مولانا عبد المجید قدس سرہما محلہ مداری دروازہ بریلی میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام حفظ الرحمٰن (۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰) تجویز ہوا۔ بتدائی تعلیم وتربیت ان کے وطن میں ہوئی، قرآن پاک کی تعلیم استاذ الحفاظ مولانا حافظ محمد یوض مرحوم سے حاصل کی۔ بعد ازاں والد ماجد سے فارسی اور عربی کی تعلیم شروع ہوئی۔ ۱۹۱۳ء میں والد ماجد کے ہمراہ ٹانڈہ چلے آئے۔ والد ماجد اس قدر محنت سے پڑھاتے کہ یل کے سفر کے دوران بھی سبق جاری رہتا۔ مولانا مفتی عبد الحفیظ حقانی قدس سرہ بے حد ذہین اور محنتی تھے۔ ۱۷سال کی عمر میں اکثر وبیشتر علوم وفنون کی تحصیل کرلی۔ کچھ عرصہ لکھنؤ میں حضرت مولانا عبد الباری فرنگی محلی قدس سرہ کی خدمت میں رہ کر سراجی شرح چغمینی اور منطق وفلسفہ کی بعض کتابیں پڑھیں۔

۱۹۲۰ء میں حضرت مفتی صاحب مبارکپور اعظم گڑھ کے مدرسے میں مدرس مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۴ء میں آپ کی شادی بدایوں میں ہوئی۔ اسی سال والد ماجد نے مدرسہ منظر حق ٹانڈہ میں اپنے پاس بطور مدرس بلالیا۔ ۱۹۲۶ء میں مدرسہ حمیدیہ بنارس میں صدر مدرس مقرر ہوگئے۔ ۱۹۳۰ء میں بعض احباب کی درخواست پر (پنجاب) چلے آئے۔ ۱۹۳۴ء میں جمن تبلیغ الاحناف کی دعوت پر امرتسر تشریف لے گئے اور مسجد سکندر خاں، ہال بازار میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اس مدتے میں مرزائیوں کی سرگرمیاں عروج پر تھیں۔ مفتی صاحب نے ان کے رد میں ایک جامع کتاب السیوف الکالمیه لقطع الدعاوی الغلامیه تحریر فرمائی۔ دوسرا رسالہ الحسنیٰ والمزید لمحب التقلید

لکھا۔ جس میں تقلید شخصی کے وجوب پر بہترین انداز میں گفتگو فرمائی۔

اسی زمانے میں مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد سے آپ کا مناظرہ ہوا۔ جس میں آپ کو نمایاں کامیابی ہوئی۔ اسی دوران ملتان میں شیر بیشہ اہلسنت مولانا حشمت علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مناظرہ مولوی ابوالوفا، شاہجہاں پوری سے ہوا۔ اہسنت کی طرف سے مولانا محمد عبد الحفیظ رحمۃ اللہ تعالیٰ اور دیوبندیوں کی طرف سے مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری صدر تھے۔ اس مناظرے میں بھی مخالفین کو شکست ہوئی۔ اس کامیابی پر مخدوم صدر الدین سجادہ نشین درگاہ حضرت حافظ جمال الدین موسیٰ پاک شہید قدس سرہ (ملتان) نے آپ کو ایک قیمتی تحفہ عطا فرمایا۔

۱۹۳۶ء میں حضرت مفتی عبد الحفیظ رحمۃ اللہ تعالیٰ مدرسہ نعمانیہ فراش خانہ دہلی شیخ الحدیث مقرر ہوئے۔ اگست، ۱۹۳۹ء میں جامع مسجد آگرہ کے خطیب اور مفتی مقرر ہوئے۔ اور ۱۹۵۵ء تک وہیں رہے۔

آپ کو قدرت نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ تقریر فرماتے تو دلائل کا انبار لگا دیتے۔ تدریس کے وقت علم و فضل کے دریا بہا دیتے۔ حکیم عبد الغفور مولف سوانحات المتاخرین، آنولہ لکھتے ہیں:

مولوی عبد الحفیظ، مولوی عبد المجید صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے ہیں اور ہر بات میں باپ پر سبقت ہے۔ علم میں، واعظ گوئی میں، جسم کی زینت میں، خوبصورتی میں، غرض یہ کہ ہر بات میں باپ پر فوقیت حاصل ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے تدریس، خطابت اور مناظرے کی گوناگوں مصروفیات کے باوجود تصانیف کا قابل قدر ذخیرہ چھوڑا ہے۔

رد مرزائیت:

ردمرزائیت پر آپ کی مدلل کتاب ''السیوف الکلامیة لقطع الدعاوی الغلامیة'' جو سلسلہ ''عقیدہ ختم نبوۃ'' میں شامل کی گئی ہے۔ ردمرزائیت پر آپ کی دوسری تصنیف ''مرزائیت پر تبصرہ (خاتم النبیین کا صحیح مفہوم)'' ہے۔

نوٹ: کتاب ''مرزائیت پر تبصرہ'' اب تک ادارے کو دستیاب نہیں ہو سکی۔ اس کتاب کے متعلق اگر کسی کے پاس معلومات ہوں تو ادارے کو ضرور مطلع فرمائیں۔

دیگر تصانیف: آپ کی دیگر تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔ تکمیل الایمان (عقائد اہلسنت پر مختصر رسالہ)

۲۔ الحسنیٰ والمزید لمحب التقلید (تقلید شخصی کے وجوب پر بہترین رسالہ)

۳۔ علم غیب

۴۔ عقائد حقہ اہلسنت و جماعت

۵۔ کلمہ اسلام (کلمہ طیبہ کی شرح و تفصیل)

۶۔ عبادت اسلام (اس رسالے میں نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور قربانی وغیرہ شرعی حیثیت بیان کی گئی ہے)

۷۔ تہافۃ الوہابیہ (وہابی اور دیوبندی معتقدات کو اہلسنت و جماعت کے عقائد کی روشنی باطل و مردود قرار دیا ہے)

۸۔ ریڈیو کے اعلان کا شرعی طریقہ (رویت ہلال کے بارے میں مشروط طور پر تائید فرمائی ہے) (غیر مطبوعہ)

۹۔۔۔ نماز میں لاوڈ اسپیکر کا استعمال (غیر مطبوعہ)

۱۰۔۔۔ صیانۃ الصحابہ عن خرافات بابا (بابا خلیل داس سوانی کے رسائل کا رد)

۱۱۔۔۔ متروکہ جائداد پر مساجد

۱۲۔۔۔ مجموعہ فتاویٰ (قیام کراچی کے دوران جو فتوے قلمبند فرمائے ان کا مجموعہ)

۱۳۔۔۔ ارغام ہاذر (ماہر القادری کے اہل سنت و جماعت پر اعتراضات کا جواب)

ان کے علاوہ آپ کی تصانیف میں شمع ہدایت اور مودودی پر تنقید کے نام بھی ملتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب ۱۹۵۵ء میں کراچی تشریف لائے۔ ابتداء جناح مسجد میں مفتی و خطیب رہے۔ پھر مدرسہ دار العلوم مظہریہ کے شیخ الحدیث مقرر ہوئے۔ نومبر ۱۹۵۷ء میں مدرسہ انوار العلوم ملتان میں بحیثیت شیخ الحدیث تشریف لے گئے۔

۱۹ جون ۱۹۵۸ء کو جامعہ نعیمیہ، لاہور کے افتتاحی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ ۲۱ جون کو واپسی ہوئی۔ راستہ ہی میں ریاحی درد شروع ہو گیا۔ ۵ ذوالحجہ، ۲۳ جون ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء کو مفتی آگرہ حضرت علامہ محمد حفیظ قدس سرہ کا وصال ہو گیا۔ ملتان میں قبرستان حسن پروانہ میں دفن ہوئے۔ حضرت مولانا محمد حسن حقانی مہتمم دار العلوم امجدیہ کراچی و ایم، پی، اے صوبہ سندھ آپ ہی کے فرزند ارجمند اور اہل سنت و جماعت کے مایہ ناز عالم دین ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا سید ابو البرکات مد اللہ ظلہ الاقدس نے تعزیتی مکتوب میں تحریر فرمایا:

> "حضرت مولانا مولوی عبد الحفیظ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات حسرت آیات کی خبر وحشت اثر سے بے حد رنج و ملال لاحق ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ اس پر فتن اور پر آشوب زمانہ میں مولانا کا ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہونا ناقابل تلافی نقصان ہے۔
>
> آہ مولوی عبد الحفیظ آپ کی ایمان افروز اور ضلالت سوز تقریریں یاد آ کر دل کو بے چین کرتی ہیں۔ آپ کی سالہا سال کی محبت بھری صحبتیں یاد آ کر دل کو تڑپاتی ہیں۔"

پروفیسر حامد حسن قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے قطعہ تاریخی کہا ؎

مفتی عبد الحفیظ صاحب آج　　پردہ فرما کے حق سے ہیں واصل
نیک دل نیک طبع نیک اوصاف　　سر بسر پاک جان و روشن دل
واعظ خوش بیان و بحر علوم　　صاحب فیض و فاضل کامل
تربت پاک ان کی نورانی　　رشک خلد ان کی اولیں منزل
قادری نے بھی ان کا سال وصال
لکھدیا "وصل ذات کا حاصل"
(۱۳۷۷ھ)